© rasailojaraid.com

البیان فی تفسیر القرآن

از شیخ الطائفہ ابی جعفر محمد بن الحسن طوسی
مترجم: حجۃ الاسلام والمسلمین محمد علی ایازی

شیخ الطائفہ مرحوم محمد بن حسن المعروف بہ شیخ طوسی کا تحقیقی کارنامہ بہت مفید و سودمند ہے محققین اور اہل دانش و بینش نے اس عظیم مفسر، فقیہ اور مفکر کی تالیفات کی جامعیت نوگرائی، دقت، فصاحت و بلاغت اور محکم بیان کی تعریف کی ہے۔

شیخ الطائفہ کی گرانقدر اور کم نظیر تالیفات میں سے ان کی تفسیر ''البیان فی تفسیر القرآن ہے۔ تاریخی اعتبار سے اسلامی فرہنگ و ثقافت کے میدان میں تفسیر نگاری کا سلسلہ ''البیان'' کے منظر عام پر آنے کے ساتھ ہی تنقید، تجزیہ اور تحقیق کے مرحلہ میں داخل ہو گیا۔

شیخ طوسی پہلے شخص ہیں جنہوں نے تفسیر قرآن کو نقل آیات اور سلف کے اقوال سے نکال کر تنقید، تجزیہ اور تحقیق کے میدان میں داخل کر دیا۔

''بیان'' سے پہلے کی تفسیری کتب میں زیادہ تر نقل روایات اور لغات کے معانی کی وضاحت پر اکتفا کیا جاتا تھا۔

محمد بن جریر طبری کی گرانقدر کتاب ''جامع البیان'' (۱) اور معتزلیوں کی چند تفاسیر میں کہیں کہیں اجتہاد اور استنباط اور تفسیر کا عقلی تجزیہ و تحلیل نظر آتا ہے (۲) شیخ نے اپنی تفسیر کے مقدمہ میں واضح طور پر عقلی دلائل کی پیروی کو مسلّم جانا ہے اور نقلی دلیل کے لیے تواتر اور ''مجمع علیہ'' ہونے کو شرط قرار دیا ہے۔ وہ تفسیر قرآن میں خبر واحد کو قبول نہیں کرتے اور متاخر مفسرین کے اقوال کو ناقابل پیروی خیال کرتے ہیں۔ انہوں نے محکم اصول پر بھروسہ و اعتماد کرتے ہوئے بہت ساری روایات اور سابقہ مفسرین کے اقوال کو قبول نہیں کیا اور ان کے اشتباہات اور نقائص (ضعف) کو بیان کیا ہے۔

شیخ الطائفہ نے مکتب تشیع کے افکار و اصول پر اعتماد کرتے ہوئے ایک جامع اور مکمل تفسیر مرتب کی اور تفسیر لکھنے کے ہدف و مقصد کو آغاز کتاب میں یوں بیان فرمایا:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جس چیز نے مجھے یہ تفسیر لکھنے پر مائل کیا وہ یہ تھی کہ کسی شیعہ عالم نے اب تک مکمل قرآن کی ایسی کوئی جامع اور کامل تفسیر نہ لکھی تھی جو مختلف فنون اور معانی پر مشتمل ہو۔ ماضی میں چند علماء نے ہمت کر کے کچھ روایات جمع کیں البتہ اس میں پوری تحقیق نہ کی گئی اور جن آیات کی تشریح و وضاحت کی ضرورت تھی انکی تشریح و وضاحت نہ ہو سکی۔

بعض نے آیات کی تفسیر کی ہے مگر ان میں بھی چند ایک (طبری) نے الفاظ و لغات کے معانی بیان کرتے ہوئے طوالت سے کام لیا ہے اور فنون کے حوالے سے جو کچھ ہاتھ لگا نقل کر ڈالا ہے بعض نے صرف مشکل الفاظ و لغات کے معانی بیان کرنے پر اکتفا کیا ہے۔

اعتدال کی راہ پر چلنے والوں کو جتنی سمجھ آئی لکھ ڈالا جس کو سمجھ نہ آئی نہ لکھا، نحویوں نے ساری توجہ قرآن کے ادبی پہلوؤں پر مرتکز کر دی۔ جب کہ متکلموں نے کلامی مباحث پر توجہ دی ہے چند ایک نے دوسرے فنون کا ذکر کیا ہے اور بعض نے تو تفسیر سے مناسبت نہ رکھنے والے مطالب کا بھی ذکر کر لیا ہے۔

میں نے سنا ہے کہ بعض علمائے شیعہ قدیم زمانے سے ان تفاسیر کی طرف مائل ہوتے تھے جو اعتدال کے ساتھ ساتھ تمام علوم و فنون پر مشتمل تھیں۔ خداوند تعالیٰ کی توفیق سے اسی قصد کے ساتھ آغاز کرتا ہوں اور انتخاب و اختصار سے کام لوں گا۔ (۳)

مرحوم شیخ نے اپنی مفید و پر ثمر تفسیر میں آخر تک یہ وعدہ پورا کیا اور اختصار و انتخاب کے ساتھ ساتھ کلامی، ادبی، تاریخی، اور فقہی مباحث سے بھی اپنی تفسیر کو پر رونق بنایا ہے۔

''البیان'' کے مطالب کی وسعت اور گہرائی کا احاطہ ممکن نہیں ہے اس کے مباحث اور مطالب تجزیہ و تحلیل اور شناخت و معرفت، تفسیر نگاری کے دوران اس کے اثرات اور محققین و مفسرین نے اس سے جو استفادہ حاصل کیا ہے اُسے بیان کرنے کے لیے ایک جدا اور ضخیم کتاب کی ضرورت ہے۔ (۴)

بہت سارے علماء تفسیر نے تفسیر ''البیان'' پر اپنے اپنے انداز میں تبصرہ کیا ہے ہم یہاں پر عظیم مفسر قرآن مرحوم امین الاسلام طبرسی کا بیان تحریر کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں!

''البیان'' ایسی کتاب ہے جس میں نور حق چمکتا دکھائی دیتا ہے سچ کی خوشبو اس سے آتی ہے۔ اسرار و معانی کا خزانہ ہے اور ادب سے پُر ہے۔

مؤلف نے تمام مطالب و مباحث کو تحقیق و جستجو کے ساتھ آراستہ و پیراستہ کیا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے۔"البیان" ایک ایسا روشن چراغ ہے جس سے میں روشنائی حاصل کرتا ہوں اور اسی کے پرتو سے میں نے اپنی تفسیری کتاب مجمع البیان میں استفادہ کیا ہے۔(۵)

البیان کی باقاعدہ اشاعت

تفسیر البیان کے نسخہ جات ۱۳۶۴ ہجری قمری تک مختلف کتابخانوں میں بکھرے پڑے تھے۔ سال مذکورہ میں اس کے بکھرے ہوئے اجزاء آیت اللہ سید محمد حجت کوہ کمری تبریزی کی کوششوں سے ایک جگہ جمع کئے گئے۔ چند علماء نے اس کی تصحیح کی اور دو بڑی جلدوں میں (پہلی جلد ۸۷۹ اور دوسری جلد ۸۰۰ صفحات پر مشتمل تھی) ۱۳۶۵ ہجری قمری میں شائع کی گئی۔ اس طرح معارف تفسیر قرآن کے محققین کی آرزو بھر آئی۔

علامہ شیخ آقا بزرگ تہرانی اس سلسلے میں لکھتے ہیں:

آیت اللہ حجت نے اس کتاب کو شائع کروا کے امت اسلامی کی ایک بہت بڑی خدمت کی ہے چونکہ علماء ہمیشہ سے اس چیز کی آرزو کرتے چلے آرہے تھے کہ اس تفسیر کے بکھرے اجزاء کو جمع کر کے شائع کیا جائے۔ یہ توفیق مرحوم حجت کے حصے میں آئی۔(۶)

دس جلدوں میں اشاعت (قطع وزیری)

یہ اشاعت جناب حبیب قفیر العاملی کی تحقیق، اصلاح اور حاشیہ کے ساتھ منظر عام پر آئی۔ اس اشاعت کی جلد اول کے آغاز میں محترم آقا بزرگ تہرانی کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔

کتاب کے محقق نے متن کی تصحیح اور تحقیق کے بعد حاشیے میں مفید چیزوں کا اضافہ کیا ہے مثلاً آیات کا حوالہ اشعار، نسخوں کا اختلاف، بعض لغات کی تشریح۔

ہر جلد کے آخر میں فہرستوں کی فنی لسٹ موجود ہے مثلاً فہرست احادیث، متکلموں اور مفسروں کی طرف سے کئے گئے اعتراضات سے متعلق مرحوم شیخ کے جوابات، فہرست امثال، لغوی مباحث وغیرہ۔

جس اشاعت کا یہاں پر ذکر کیا گیا ہے وہ ایک بہتر اور مفید اشاعت ہے لیکن اس کے باوجود "البیان" کی عظمت و شان اور تفاسیر میں اس کے ممتاز مقام اس کے اعلیٰ اور عظیم مطالب و مباحث کے پیش نظر اس میں مزید بنیادوں پر تحقیق و تصحیح کی بحمد اللہ ضرورت تھی۔

ادارہ اہل البیت الاحیاء التراث کے محققین نے اجتماعی کوششوں اور پوری دقت کے ساتھ اُسے نئے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سرے سے مرتب کیا ہے۔

تحقیق کا طریقہ کار

نسخوں کے درمیان مقائیسہ، تصحیح اور تحقیق کا کام مختلف کمیٹیوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ کتاب کی تحقیق کا کام درج ذیل مختلف اہل فن حضرات کی کمیٹیوں کے سپرد کیا گیا۔

۱۔ نسخوں کے درمیان مقائیسہ و مقابلہ کی کمیٹی

چند حضرات جو قدیم خطوط و الفاظ کو پڑھنے میں مہارت رکھتے تھے اور مناسب علمی قابلیت رکھتے تھے انہوں نے مطبوعہ نسخوں کا ان نسخوں کے ساتھ مقابلہ و مقائیسہ کیا کہ جن کا ذکر بعد میں کریں گے وہ اختلافی مواقع نوٹ کر لیتے تھے۔

۲۔ منقولات کو استخراج کرنے والی کمیٹی

منقولات کے مصادر و منابع کے استخراج کا کام اس کمیٹی کے ذمے تھا۔ مرحوم شیخ نے جو کچھ تفسیر میں ذکر کیا ہے کمیٹی کے اراکین نے انہیں استخراج کر کے ان کے مصادر اور منابع پر منطبق کیا جیسے احادیث، کتب، اقوال، نحویوں کی آراء، لغت دان حضرات، قرائتیں، اسباب نزول، اشعار امثال اور ہر وہ چیز جسے نکال کر منابع و مصادر پر منطبق کرنے کی ضرورت تھی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ محققین کی کوشش رہی تھی کہ مذکورہ مواقع پر شیخ الطائفہ سے قبل والے ماخذ کا حوالہ دیا جائے اور منقولات کے اصلی اور پرانے ماخذ حاصل کیے جائیں۔

۳۔ مقابلہ اور تخریج کرنے والی کمیٹی

یہ کمیٹی استخراج شدہ نصوص کو ماخذ کی طرف حوالہ دینے کے ساتھ مختلف نسخوں کا مقائیسہ کرتی۔ علاوہ ازیں ماخذ کو وسعت دینے کی کوشش کرتی اس طرح اصلی ماخذ کے علاوہ دیگر ماخذ کا بھی حوالہ دیتی۔ تجدید نظر کے بعد مذکورہ تمام چیزوں کو نیچے حاشیے میں لکھ لیتی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۴۔ متن کی اصلاح کرنے والی کمیٹی

اس کمیٹی کی ذمہ داری مصنف کے اصل متن کتاب کو اس طرح مرتب کرنا تھی کہ اس میں کسی قسم کی ملاوٹ، ابہام یا اشتباہ باقی نہ رہے نیز اس میں کسی قسم کی کتابت کی یا ادبی غلطی یا تحریف باقی نہ رہے۔ یعنی متن کتاب مؤلف کی تحریر کے مطابق ہو۔

۵۔ آخری چیک اپ کرنے والی کمیٹی

علماء و فضلاء پر مشتمل یہ کمیٹی آخری نظر اور چیک اپ کے لئے تمام مذکورہ مواد اور کمیٹیوں کے تحقیقی کام کا جائزہ لیتی تھی۔ ضرورت کے تحت ان میں کمی و بیشی اور اصلاح کرتی تھی۔

قابل اعتماد نسخہ جات

۱۔ آیت اللہ مرتضیٰ نجفی کے کتابخانہ کا نسخہ

یہ نفیس اور عمدہ نسخہ ۴۵۵ھ میں تحریر کیا گیا۔ جو سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۲۰ سے شروع ہوتا ہے اور سورہ مائدہ کی آیت نمبر ۱۵۰ کی تفسیر پر ختم ہوتا ہے۔

۲۔ مذکورہ کتابخانہ کا ایک اور نسخہ

یہ نسخہ منظم ترتیب کا حامل نہیں ہے لیکن ایک قدیم نسخہ ہے یہ ۵۰۰ھ میں تحریر کیا گیا۔

۳۔ تبریز شہر کا ایک نسخہ

تہران یونیورسٹی میں اس کی ایک کاپی ۶۲۳۴ نمبر پر محفوظ ہے یہ نفیس نسخہ ۵۳۸ھ میں تحریر کیا گیا سورہ انفال سے لیکر سورہ ھود کی آیت نمبر ۸۷ تک ہے

۴۔ کتابخانہ ملک کا نسخہ

یہ ایک گرانقدر نسخہ ہے سورہ ھود کی آیت ۴۴ سے لیکر کہف کی آیت نمبر ۶۱ تک ہے۔

۵۔ پرسٹن یونیورسٹی امریکہ کا نسخہ

یہ عمدہ نسخہ ۵۶۷ھ میں لکھا گیا، یہ سورہ بقرہ کی آیت ۱۳۶ سے لیکر سورہ آل عمران کی آیت نمبر ۱۲۰ تک ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۶۔ترکی کا نسخہ

یہ ۵۸۱ھ میں تحریر کیا گیا، یہ سورہ ذاریات کی آیت ۱۱ سے لے کر سورہ قمر کے آخر تک ہے۔

۷۔کویت کا نسخہ

سید حضرموت کے نسخہ کی کاپی ہے یہ عمدہ نسخہ ۵۹۵ھ میں لکھا گیا، سورہ صافات سے لیکر آخر قرآن تک ہے۔

۸۔تہران یونیورسٹی کا نسخہ

یہ نسخہ آٹھویں یا نویں صدی میں لکھا گیا جو سورہ انبیاء کی آیت نمبر۹۲ سے شروع ہوتا ہے اور سورہ فاطر تک جاری رہتا ہے۔

۹۔مجلس شوریٰ اسلامی کی لائبریری کا نسخہ

حواشی

۱۔تفسیر طبری سے آگاہی کے لیے ''مجلّہ حوزہ'' شمارہ ۳۸/۲۴ کی طرف رجوع کریں۔

۲۔معتزلیوں کی تفسیری کتاب سے آگاہی کے لئے ''مجلّہ حوزہ'' شمارہ ۶۷/۲۶ اور ۵۸ کی طرف رجوع کریں ''الکشاف'' انکی مشہور تفسیر ہے۔

۳۔''البیان'' جلد ۱/ص۱

۴۔البیان فی تفسیر القرآن سے آگاہی کے لئے ''مجلّہ حوزہ'' شمارہ ۶۷/۱۹۰ کا مطالعہ کریں۔

۵۔''مجمع البیان'' ج۱/ص۱۰

۶۔''البیان'' ج۱/ص۲۰

☆☆☆☆☆

© rasailojaraid.com